Paragraph Styles

الجواب حامدا و مصلیا

اشکالات کے جوابات سمجھنے سے قبل یہ بات سمجھنا مناسب ہوگا کہ اگر ایک شخص دوسرے شخص کو دوسرے ملک میں قربانی کے لیے وکیل مقرر کرے اور دونوں ملکوں کے ایام نحر میں دن یا دنوں کا فرق ہو تو اسکی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

الف۔۔۔ موکل کے ملک میں قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے وکیل کا اپنے ملک (جب کہ وکیل کے ملک میں قربانی کے ایام موجود ہوں) میں موکل کی طرف سے قربانی کرنا۔ مذکورہ صورت میں قربانی درست نہیں ہے کیونکہ قربانی کے نفسِ وجوب کا سبب "وقت" ہے جو دس ذی الحجہ کے طلوع صبحِ صادق سے شروع ہو کر بارہویں تاریخ کے غروبِ آفتاب تک ہے اور نفس وجوب کا تعلق ذمہ مکلف سے ہوتا ہے۔ اور ذمہ کا محل مکلف ہے لہٰذا نفس وجوب میں مکلف کے محل کا اعتبار ہوگا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں موکل (جس پر قربانی واجب ہوئی تھی) رہ رہا ہے وہاں وقت شروع ہو چکا ہو اگر وہاں "وقت" شروع ہی نہ ہوا ہو تو اسکی طرف سے قربانی کرنا نفس وجوب سے پہلے "ادا" کرنا لازم آئے گا اور وجوب سے پہلے ادا کا اعتبار نہیں، اس لیے موکل کے ملک میں قربانی کے ایام شروع ہونے سے پہلے اس کی طرف سے قربانی کرنا شرعاً معتبر نہیں ہوگا۔ (کذا فی التبویب 393/1،1023/1)

ب۔۔۔ موکل کے ملک میں قربانی کے ایام شروع ہو کر ختم ہونے کے بعد وکیل کا اپنے ملک (جب کہ وکیل

Scanned with CamScanner

ب۔۔۔موکل کے ملک میں قربانی کے ایام شروع ہو کر ختم ہونے کے بعد وکیل کا اپنے ملک (جب کہ وکیل کے ملک میں قربانی کے ایام موجود ہوں) میں موکل کی طرف سے قربانی کرنا۔مذکورہ صورت میں موکل پر نفس وجوب ہو چکا ہوتا ہے۔لہٰذا اسکی طرف سے قربانی کو مکمل طور پر رد نہیں کیا جاسکتا،البتہ اسکی قربانی کے متعلق کوئی صریح جزئیہ حضراتِ فقہاء رحمہم اللہ کی عبارات میں نہیں ملا،البتہ اصولی طور پر جواز وعدم جواز دونوں کے دلائل موجود ہیں،اور مسئلہ چونکہ قربانی سے متعلق ہے اور غیر مدرک بالقیاس ہے لہٰذا قربانی کو مشکوک ہونے سے بچانے کے لیے احتیاط اس میں ہے کہ وکیل کے ملک میں جب قربانی کی جائے تو موکل کے ملک میں بھی قربانی کا دن موجود ہو۔تاہم اگر کسی موکل نے جواز والی وجوہات کی بنیاد پر وکیل کے ملک میں قربانی کروادی ہے تو اس کو بھی غیر معتبر قرار نہیں دیا جائے گا(لوجود الاحتمال فی نصوص الفقهاء رحمهم الله) لیکن اس کے باوجود تصدق کر دینے میں احتیاط ہے۔(التبویب 1023/1 کو ملاحظہ فرمائیں)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں چونکہ پہلی صورت پائی جارہی ہے بہ ایں صورت کہ شخص مذکور نے پاکستان میں رہتے ہوئے سعودی عرب میں اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو وکیل مقرر کیا اور وکیل نے سعودی عرب میں ایام نحر کے پہلے دو دنوں میں سے کسی دن موکل یعنی شخص مذکور پر پاکستان میں ایام نحر آنے سے پہلے اسکی طرف سے قربانی کردی تو واجب قربانی ادا نہیں ہوئی بلکہ اسکی طرف سے نفلی قربانی بن گئی کیونکہ موکل پر قربانی کا نفس وجوب ہی نہیں ہوا، چنانچہ واجب قربانی بدستور اس پر واجب ہے۔ اور اگر سعودی عرب کے ایام نحر کے حساب سے تیسرے دن قربانی کی جب کہ اس وقت پاکستان میں ایام نحر کا پہلا دن تھا تو موکل کی واجب قربانی ادا ہو گئی۔

1۔۔۔ کتبِ معتبرہ کے حوالوں سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ اضحیہ میں قربانی کا سبب وقت ہے اور اگر وقت ہی نہیں آیا موکل پر تو نفس وجوب ہی نہیں ہوا لہٰذا اسکی وجہ سے وکیل قربانی ادا کردے تو واجب قربانی نہیں ہو گی۔ مذکورہ اشکال میں پیش کی گئی فقہی عبارات کا تعلق دوسری صورت سے ہے یعنی جب نفسِ وجوب ہو چکا ہو۔ سوال میں ذکر کردہ واقعہ کا تعلق پہلی صورت سے ہے۔ اس لیے مذکورہ اشکال پیش آنے والے واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے درست نہیں۔

2۔۔۔ آپ کا اشکال غیر واضح ہے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ آپ معتبر فقہی عبارات پیش کر کے دوبارہ

Scanned with CamScanner

Paragraph

Styles

مد نظر رکھتے ہوئے درست نہیں۔

2۔۔۔آپ کا اشکال غیر واضح ہے۔اس لیے مناسب یہ ہے کہ آپ معتبر فقہی عبارات پیش کر کے دوبارہ اشکال پیش فرمائیں۔وکیل اور موکل پر وقت کے متعلق بات تمہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

3۔۔۔اگر کبھی موکل اور وکیل کے ملک میں عید ایام نحر میں تین دن کا فرق آجائے تو اسکی دو صورتیں ممکن ہیں:

(1)۔۔۔وکیل کے ملک میں ایام نحر آگئے ہوں اور موکل کے ملک میں نہ آئے ہوں تو وکیل کی موکل کی طرف سے کی گئی قربانی درست نہیں ہوگی۔(تمہید ملاحظہ فرمائیں)

(2)۔۔۔موکل کے ملک میں ایام نحر آکر ختم ہوگئے ہوں اور وکیل کے ملک میں ایام نحر ہوں تو مذکورہ صورت میں وکیل کی طرف سے کی گئی قربانی کو بھی غیر معتبر قرار نہیں دیا جائے گا(لوجود الاحتمال فی نصوص الفقهاء رحمهم الله)البتہ احتیاطاً تصدق بھی کردے تو بہتر ہے۔(التبویب 1023/1 کو ملاحظہ فرمائیں)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (6 / 313)

Scanned with CamScanner